سوال

(479) حلف کی بنیاد پر مشتبہ آدمی پر چوری کا الزام لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی کچھ رقم چوری ہوگئی، اسے دو آدمیوں پر شبہ تھا جو اس کے پاس آنے جانے والے تھے، اتفاق سے ایک تیسرے آدمی نے حلفیہ بیان دیا کہ جن پر چوری کا شبہ تھا انہوں نے میرے سامنے چوری کا اقرار کیا ہے۔ لیکن جب معاملہ کی چھان بین کی گئی تو انہوں نے صاف صاف انکار کردیا کہ ہم نے کسی کے پاس کوئی اقرار نہیں کیا ہے۔ کیا اس تیسرے آدمی کے بیان حلفی کو بنیاد بنا کر مشتبہ آدمیوں پر چوری ڈالی جا سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چوری کا جرم ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملزم اقرار جرم کرے یا دو عادل گواہ ملزم کے ارتکاب جرم کی عینی شہادت دیں۔ صورت مسؤلہ میں دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ اقرار کی دھندلی سی ایک شہادت ہے اور وہ بھی انکار بعد از اقرار کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اتنی سی بات سے چوری ثابت نہیں ہوتی۔ اگر ایک گواہ کی بھی عدالت ثابت ہو جائے جو چوری کی گواہی کے لئے ضروری ہوتی ہے تو مدعی کی قسم سے فیصلہ ہو سکتا تھا۔ لیکن یہاں یہ صورت بھی نہیں، کیونکہ مدعی کس بات کی قسم اٹھائے اور اگر مدعی قسم اٹھانے پر آمادہ بھی ہو جائے تو اس کی کیا بنیاد ہے؟ اگر گواہ کی عدالت بھی مشتبہ ہو اور مدعی کا قسم اٹھانا بھی بے بنیاد ہو تو اتنی سی بات سے جرم ثابت نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی تیسرے آدمی کے بیان حلفی کو بنیاد بنا کر مشتبہ آدمیوں پر چوری ڈالی جا سکتی ہے بلکہ صورت مسؤلہ میں مدعیان علیہما سے قسم لے کر انہیں بے قصور قرار دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:469